نظرات

گذشتہ دنوں ماہ جنوری میں ۱۴ر سے ۱۶ر تک آل انڈیا جمیعۃ علمائے ہند کا ۲۴واں سالانہ اجلاس، دس برس کے وقفہ کے بعد بمبئی کے مشہور ابوالکلام آزاد میدان میں بڑے طمطراق اور شان وشوکت سے منعقد ہوا، کم وبیش سات ہزار مندوبین سخت سردی کے دنوں میں دور دراز کے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کر کے بکمال شوق واشتیاق بمبئی پہنچے اور شرکت کی۔ تینوں دن صبح سے شام تک مجلس عاملہ اور مجلس منتظمہ کے جلسے تامل ناڈ یجح سروس ہوٹل اور صابو صدیق مسافر خانہ میں ہوتے رہے، جن میں متعدد تجاویز بحث وگفتگو کے بعد منظور ہوئیں، اجلاس عام روزانہ مغرب کے بعد ہوا۔ مجمع کا صحیح اندازہ تو مشکل ہے، البتہ بمبئی کے بعض دیرینہ باشندوں کا کہنا تھا کہ ایک خالص اسلامی اجتماع بمبئی میں انھوں نے تحریک خلافت کے بعد اس سے بڑا نہیں دیکھا۔ مجلس منتظمہ کے جلسہ میں جنرل سکریٹری مولانا اسرار الحق قاسمی کی دوسالہ رپورٹ بڑی جامع اور معلومات افزا تھی، اور اجلاس عام میں صدر استقبالیہ جناب مصطفیٰ فقیہ کا خطبۂ استقبالیہ اور صدر اجلاس مولانا سید اسعد مدنی کا خطبۂ صدارت دونوں بہت خوب اور خاصہ کی چیزیں تھے علاوہ ازیں اجلاس عام میں جو تقریریں ہوئیں اور مقررین میں شری بھگوت دیال آزاد مرکزی وزیر، ڈاکٹر فاروق عبداللہ وزیر اعلیٰ جموں وکشمیر، مسٹر عبدالرحمٰن انتولے سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر، مولانا سید احمد ہاشمی ممبر پارلیمنٹ اور مسٹر محمد امین وزیر اترپردیش گورنمنٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مقررین نے بڑی پرجوش اور ولولہ انگیز تقریریں کی۔ انھوں نے جمیعۃ علمائے ہند کی ان عظیم خدمات کا اعتراف وتذکرہ کیا

نہوں نے آزادی سے قبل اور اس کے بعد ملک و قوم کی خاطر انجام دی ہیں، اور ساتھ ہی ملک کی موجودہ تشویش انگیز صورت حال اور اس صورت حال کے باعث مسلمانوں کے ساتھ علی الخصوص جو ناانصافیاں روز بروز افزوں تر ہو رہی ہیں، فاضل مقررین نے تفصیل سے ان کا جائزہ لیا اور حکومت اور پبلک دونوں سے پرزور اپیل کی اس صورت حال کو ختم کرنے کے لیے عزم اور قوت ویک جہتی سے جدوجہد کریں ورنہ ملک پر ہندو فاشزم چھا جائے گا اور سیکولرزم، جمہوریت اور سوشلزم سب کو غارت کردے گا اور اس سے ملک کی آزادی اور سالمیت خطرہ میں پڑ جائیں گی۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ العلماء کے زیر قیادت ۱۲ر فروری سے ملک و ملت بچاؤ تحریک شروع ہو رہی ہے، صدر جمعیۃ علمائے ہند نے بار بار اس کی وضاحت کی ہے کہ یہ تحریک نہ حکومت کے خلاف ہے اور نہ کسی پارٹی کے یا ہندوؤں کے خلاف ہے، بلکہ اس کا مقصد ضمیر انسانی کو بیدار کرنا ہے۔ بہرحال یہ مستقبل ہی بتلائے گا کہ جن کے دل مردہ ہو چکے ہیں وہ اس تحریک سے بیدار ہوئے یا اور سخت ہو گئے۔ غالب:

نے کارہ جنوں کو ہے سر پھوڑنے کا شغل
جب ہا[illegible] ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی!!

افسوس ہے گذشتہ ماہ جنوری کی ۲۰ر تاریخ کو ملک کے بلند پایہ عالم، مشہور صحافی عربی اور اردو دونوں زبانوں کے ادیب اور خطیب مولانا عبدالحمید نعمانی نے اپنے وطن مالیگاؤں (مہاراشٹر) میں ایک طویل علالت کے بعد وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا ۱۸۸۶ء میں مالیگاؤں کے ایک خوشحال گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن کے قدیم مدرسہ بیت العلوم میں پائی، اعلیٰ تعلیم مدرسہ الٰہیات کانپور میں حاصل کی۔ فراغت کے بعد بمبئی پہنچے اور روزنامہ خلافت و اجمل وغیرہ اخبارات سے بحیثیت مترجم کے وابستہ ہو گئے۔